# عید کے آداب

[Urdu–اُردو– الأُردية]

فتوی: اسلام سوال وجواب سائٹ

ترجمہ: اسلام سوال وجواب سائٹ

مراجعہ وتنسیق: اسلام ہاؤس ڈاٹ کام

# آداب العيد

فتوى:موقع الإسلام سؤال وجواب

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب

مراجعة وتنسيق:موقع دارالإسلام

# عید کے آداب

36442 : سوال: عید کی آداب اور سنتیں کیا ہیں؟

Published Date: 2013-10-14

## جواب:

الحمدللہ:

مسلمان شخص کے لیے عید کے روز مندرجہ ذیل کام کرنے مسنون ہیں :

ا۔ نمازِ عید کے لیے جانے سے پہلے غسل کرنا .

موطا امام مالک وغیرہ میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحیح حدیث مروی ہے کہ :

"ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عید گاہ جانے سے قبل غسل کیا کرتے تھے"

موطا امام مالک حدیث نمبر (۴۲۸)۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے نمازِ عید کے لیے غسل کرنے کے استحباب پر علماء کرام کا اتفاق ذکر کیا ہے .

لہذا جمعہ اور اس طرح کے عام اجتماعات میں جانے کے لیے غسل کرنے کا جو سبب اور باعث ہے وہی سبب اور

معنٰی عید کی نماز میں بھی پایا جاتا ہے، بلکہ عید میں تو یہ سبب اور بھی زیادہ ظاہر اور واضح ہے .

۲۔ عید الفطر کی نماز سے پہلے کچھ نہ کچھ کھا کر جانا، اور عید الاضحیٰ میں نمازِ عید کے بعد کھانا :

عید کے آداب میں سے ہے کہ عید الفطر کی نماز کے لیے جانے سے پہلے کچھ نہ کچھ کھانا چاہیے خواہ چند کھجوریں ہی کیوں نہ کھائی جائیں .

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے کہ :

”رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے روز چند کھجوریں کھانے سے پہلے نمازِ عید کے لیے نہیں جاتے تھے، اور کھجوریں طاق (یعنی ایک یا تین) کی تعداد میں کھاتے تھے“۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (۹۵۳)۔

عید الفطر کی نماز سے پہلے کچھ کھا کر جانا اس لیے مستحب کیا گیا ہے تا کہ اس دن روزہ نہ رکھا جائے، اور یہ روزہ کے ختم ہونے کی علامت اور نشانی ہے .

ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تعلیل بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ:” اس میں روزہ کے اندر اضافہ کا

سد باب ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی اتباع اور پیروی ہے"۔ دیکھیں: فتح الباری (۲ / ۴۴۶)۔

اور جسے کھجور نہ ملے تو اس کے لیے کوئی بھی چیز کھانا مباح ہے .

لیکن عید الاضحیٰ میں مستحب یہ ہے کہ نمازِ عید سے پہلے کچھ نہ کھایا جائے، بلکہ نمازِ عید کے بعد قربانی کر کے قربانی کا گوشت کھایا جائے، اور اگر قربانی نہ کی ہو تو نماز سے پہلے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۳۔ عید کے روز تکبیریں کہنا :

عید کے روز تکبیریں کہنا عظیم مسنون عمل ہے، کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

﴿وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّـهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾[البقرة:١٥٨]

" تا کہ تم گنتی پوری کرو، اور اللہ تعالیٰ نے جو ہدایت تمہیں دی ہے اس پر اس کی بڑائی بیان کرو، اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو"۔[سورہ بقرہ:١٥٨]

ولید بن مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں: میں نے اوزاعی اور مالک بن انس سے عیدین میں بلند آواز سے تکبیریں کہنے کے متعلق دریافت کیا تو وہ کہنے لگے :

”جی ہاں، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عید الفطر کے روز امام کے آنے تک بلند آواز سے تکبیریں کہتے تھے“۔

اور عبد الرحمن بن سلمی سے صحیح روایت کے ساتھ ثابت ہے کہ :

”عید الاضحیٰ کی بنسبت وہ عید الفطر میں(تکبیر کے اعتبار سے)زیادہ شدید تھے“۔

وکیع رحمہ اللہ کہتے ہیں: یعنی تکبیر میں . دیکھیں: ارواء الغلیل(۳ / ۱۲۲)۔

دار قطنی وغیرہ نے روایت کیا ہے کہ :ابن عمر رضی اللہ عنہما عید الفطر وعید الاضحیٰ کی صبح کثرت سے تکبیر کہتے یہاں تک کہ عید گاہ تشریف لاتے،پھر وہاں بھی امام کے آنے تک تکبیریں کہتے رہتے تھے .

ابن ابی شیبہ نے زہری سے صحیح سند کے ساتھ بیان کیا ہے کہ :

”جب لوگ گھروں سے نکلتے تو عید گاہ پہنچنے تک بلند آواز کے ساتھ تکبیریں کہتے، حتی کہ جب امام آ جاتا تو لوگ تکبیریں کہنا بند کر دتیے اور جب امام تکبیریں کہتا تو لوگ بھی تکبیریں کہتے تھے“۔

دیکھیں: ارواء الغلیل (۲ / ۱۲۱ )۔

سلف رحمہ اللہ میں عید کے روز گھر سے نکلنے سے لیکر عید گاہ جانے اور امام کے آنے تک بلند آواز سے تکبیریں کہنا بہت ہی مشہور امر تھا، بہت سارے مصنفین جیسے ابن ابی شیبہ، عبد الرزاق، اور فریابی نے " احکام العیدین" کتاب میں اس چیز کو سلف کی ایک جماعت سے نقل کیا ہے، انہی میں سے نافع بن جبیر ہیں جو تکبیریں کہتے تھے اور لوگوں کے تکبیریں نہ کہنے پر تعجب کرتے اور کہتے: "تم تکبیریں کیوں نہیں کہتے؟"۔

اور ابن شہاب زہری رحمہ اللہ تعالیٰ کہا کرتے تھے :

”لوگ گھروں سے نکل کر عید گاہ جانے اور عید گاہ میں امام کے آنے تک تکبیریں کہا کرتے تھے“۔

عید الفطر میں تکبیریں کہنے کا وقت چاند رات سے شروع ہو کر نمازِ عید کے لیے امام کے آنے تک رہتا ہے .

لیکن عید الاضحیٰ میں یکم ذوالحجہ سے شروع ہو کر آخری ایامِ تشریق کا سورج غروب ہونے تک رہتا ہے .

تکبیر کے الفاظ یہ ہیں :

مصنف ابن ابی شیبہ میں صحیح سند کے ساتھ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ :

"وہ ایامِ تشریق میں (ان الفاظ کے ساتھ) تکبیریں کہا کرتے تھے:

”اللہ أکبر اللہ أکبر لا إلٰہ إلا اللہ واللہ أکبر اللہ أکبر وللہ الحمد“۔

اور ابن ابی شیبہ نے ہی ایک روایت میں اسی سند کے ساتھ تین بار تکبیر کے الفاظ روایت کیے ہیں .

اور محاملی نے صحیح سند کے ساتھ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ الفاظ بیان کیے ہیں :

”اللہ أکبر کبیرًا اللہ أکبر کبیرًا اللہ أکبر وأجلّ، اللہ أکبر وللہ الحمد“۔ دیکھیں: اراوء الغلیل (۳ / ۱۲۶)

## 4۔ عید کی مبارکباد دینا :

عید کے آداب میں سے ایک دوسرے کو عید کے روز اچھے الفاظ میں مبارکباد دینا شامل ہے، چاہے اس کے الفاظ کوئی بھی ہوں، مثلا ایک دوسرے کو یہ کہیں: تقبل اللہ منا و منکم ’’اللہ تعالیٰ ہم اور آپ سے قبول فرمائے‘‘، یا عید مبارک یا اسی طرح کے کوئی اور الفاظ کہیں جو مبارکباد کے لیے مباح اور جائز ہوں .

جبیر بن نفیر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

عید کے روز جب نبی کریم صلی اللہ کے صحابہ کرام ایک دوسرے سے ملتے تو وہ ایک دوسرے کو یہ الفاظ کہا کرتے تھے :

" تُقُبِّل منا ومنك "ہم سے اورآپ سے قبول کیا جائے۔

ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :اس کی سند حسن ہے .
دیکھیں: فتح الباری(۲ / ۴۴۶)۔

لہذا عید کی مبارکباد دینا صحابہ کرام کے ہاں معروف اور مشہور تھا، اور امام احمد وغیرہ اہلِ علم نے اس کی رخصت دی ہے، اور مختلف مواقع پر مبارکباد دینے کی مشروعیت

پر صحابہ کرام سے ثابت ہے، کہ جب کسی کو کوئی خوشی حاصل ہوتی مثلاً کسی شخص کی اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرماتا تو صحابہ کرام اسے مبارکباد وغیرہ دیا کرتے تھے .

اوراس میں کوئی شک نہیں کہ مبارکباد دینا مکارم اخلاق اور مسلمانوں کے مابین حسنِ اجتماعیت میں شامل ہے .

اور مبارکباد کے سلسلہ میں کم از کم یہ کہا جا سکتا ہے کہ: جو شخص آپ کو مبارکباد دے اسے آپ بھی مبارکباد دیں، اور جو شخص خاموش رہے آپ بھی اس کے لیے خاموشی اختیار کریں .

جیسا کہ امام احمد رحمہ اللہ کا قول ہے :

" اگر مجھے کوئی شخص مبارکباد دیتا ہے تو میں بھی اسے مبارکباد کا جواب دیتا ہوں، لیکن میں اس کی ابتدا نہیں کرتا"۔

5۔ عید کے لیے خوبصورت اور اچھا لباس پہننا :

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ :

"عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بازار سے ایک دبیز ریشمی جبہ فروخت ہوتے ہوئے دیکھا تو اسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لاکر عرض کیا :

" اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اسے خرید لیں تاکہ آپ اسے عید کے روز اور وفود سے ملنے کے

لیے بطور خوبصورتی پہنا کریں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " یہ تو اس کے لیے ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ... "

صحیح بخاری حدیث نمبر (۹۴۸)۔

اس آیت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے لیے خوبصورتی اختیار کرنے پر انکار نہیں کیا بلکہ اس کا اقرار کیا، لیکن اس جبہ کو خریدنے سے انکار کیا کیونکہ وہ ریشم کا تھا .

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

”نبی کریم صلی اللہ علیہ کا ایک جبہ تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ کے روز زیب تن کیا کرتے تھے“۔

صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر (١٧٦٥)۔

اور بیہقی نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ: ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عید کے لیے اپنا خوبصورت ترین لباس زیب تن کیا کرتے تھے۔

اس لیے آدمی کو چاہیے کہ وہ عید کے لیے خوبصورت ترین لباس زیب تن کرے۔

لیکن جب عورتیں عید کے لیے جائیں تو وہ زیب و زینت سے اجتناب کریں، کیونکہ انہیں مردوں کے سامنے

زینت کے اظہار سے منع کیا گیا ہے، اور اسی طرح باہر جانے والی عورت کے لیے خوشبو لگانا بھی حرام ہے، تاکہ وہ مردوں کے فتنہ کا باعث نہ بنے، کیونکہ وہ تو صرف عبادت اور اطاعت کے لیے نکلی ہے .

6۔ نماز عید کے لیے آنے جانے میں راستہ بدلنا۔

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ :

”عید کے روز رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم راستہ تبدیل کیا کرتے تھے“۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (٩٨٦)۔

اس کی حکمت کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ: تا کہ روزِ قیامت دونوں راستے گواہی دیں،اور روزِ قیامت زمین اپنے اوپر خیر اور شر کئے جانے والے عمل کی گواہی دے گی .

ایک قول یہ ہے کہ: دونوں راستوں میں اسلامی شعائر کا اظہار ہو .

اور ایک قول یہ ہے کہ: اللہ تعالیٰ کا ذکر ظاہر کرنے کے لیے .

اور یہ بھی قول ہے کہ: یہودیوں اور منافقین کو غصہ دلایا جائے، اور اپنے ساتھ موجود مسلمانوں کی کثرت سے ان کو ڈرایا جائے۔

اور ایک قول یہ بھی ہے: تاکہ تعلیم اور فتوی اور اقتداء یا پھر ضرورتمندوں پر صدقہ وغیرہ کے ذریعہ لوگوں کی حاجتیں پوری ہوں، یا پھر اپنے رشتہ داروں کی زیارت اور ان سے صلہ رحمی قائم ہوسکے .

**واللہ اعلم .**

**الاسلام سوال وجواب**

( azeez90@gmail.com محتاج دعا: عزیز الرحمن ضیاء اللہ سنابلی )

IslamHouse.com